

# Analysis of

## The Rights of Persons Arrested Detained or Under Custodial Investigation Act 2020

مذکورہ بالا ایک سینئر فاروق ایچ نائیک نے سینیٹ میں پیش کیا ہے جسکا مقصد گرفتاری یا حراست میں لیے گئے شخص کے دوران حراست تفتیش کے دورانیہ میں اس فرد کے حقوق کی وضاحت کرنا اور تفتیشی افسر کے فرائض کی وضاحت کرتا ہے۔ مذکورہ ایک میں ان وکلاء کی فیں وغیرہ کی بھی وضاحت کی گئی ہے جو کہ ریاست زیر حراست شخص کو فراہم کرتی ہے۔ یہ ایک دراصل ریاستی قوانین کو جو کہ زیر حراست اشخاص کے حقوق کے حوالہ سے ہے ان کو بین الاقوامی قوانین اور کنوشن کے ہم آہنگ کرنے کی ایک کوشش ہے۔ اس کے علاوہ اس ایک کو پاکستان میں انسانی حقوق کے حوالہ سے ایک نئی سمت کے تعین میں مدد ملے گی۔

مذکورہ ایک کے چار حصے ہیں۔ پہلا حصہ ابتدائی ہے دوسرے حصے میں تعریفات شامل ہیں جو کہ اس قانون کے مطابق بنائی گئی ہیں۔ اس حصہ میں چار اصطلاحات کو شامل کیا گیا ہے۔ جس میں جسے حکومت کسی شخص کے حقوق کے تحفظ کے لیے appoint کرے گی۔

Concerned officer سے مراد کوئی بھی سرکاری ملازم یا اس کام کے لیے ذمہ دار بنایا گیا شخص جو کہ کسی جرم کے ارتکاب پر کسی شخص سے تفتیش کرے، گرفتار کرے یا اسے قید کرے۔

Custodial Investigation سے مراد کسی بھی قسم کی تفتیش یا سوال و جواب جو کہ اس وقت کیتے جائیں جب فرد کسی بھی قانون نافذ کرنے والے ادارے کی قید میں ہو، گرفتار کیا گیا ہو، زیر حراست ہو یا مول اس کے کسی فرد کو کسی جرم کے ارتکاب کے شبہ میں کسی تفتیش یا سوال و جواب کے لیے بلا جائے۔

immediate Family میں ماں، باپ، شوہر یا بیوی، بچے، ولی یا سرپرست اور خونی رشتہ دار شامل ہیں۔

Concerned Officer کے فرائض ذمہ دار یا اور گرفتار شدہ شخص کے حقوق تیسرا حصے میں گرفتار شخص کے حقوق اور

Concerned Officer پر جمانے کا ذکر کیا گیا۔ حقوق میں مندرجہ ذیل حقوق کو بیان کیا گیا ہے۔

1- گرفتار کرنے کی وجہ تحریری شکل میں۔

2- اس کے حقوق کو اس کی ماردوی زبان میں بیان کرنا۔

3- اس کو وکیل کرنے کا حق دینا اور اگر وکیل کا خرچہ برداشت نہ کر سکے تو وکیل کا بندوبست کر کے دینا۔

4- وکیل کے ساتھ اس کی میٹنگ رازداری سے کرنے کا حق دینا۔

5- اس کی فیبلی سے ملنے کا حق دینا۔

6- اس کے معالج سے ملانا یا اس کے کسی بھی مذہبی پیشوائے ملوانا۔

7- سے وہ دوایاں فرماہم کرنا جو کہ اسے ڈاکٹر نے تجویز کی ہوں۔

8- انسانی حقوق کے حوالے سے کام کرنے والی NGOs سے ملوانے کا حق۔

9- اخبارات اور گھر کا پکا کھانا اس تک پہنچانا۔

اگر کوئی Officer Concerned اس دفعہ کی خلاف ورزی کرتا ہے یا اس پر عمل درآمد نہیں کرنا تو وہ نہ

صرف-/6000 جرمانے بلکہ سزا کا بھی حق دار ہوگا جو کہ کم سے کم ایک ماہ اور زیادہ سے زیادہ ایک سال کے لیے ہوگی۔ اس کے علاوہ وہ تمام اہلکار جو کہ مذکورہ آفسر کے ماتحت یا اس کے حکم کے تابع کام کر رہے ہیں ان کے لیے بھی یہی سزا ہوگی اگر وہ گرفتار شدہ شخص کے حقوق جو بیان کیے گئے ہیں، اس کی خلاف ورزی کرے۔

اسکے علاوہ کوئی بھی شخص جو کہ کسی زیرِ تفہیش فرد سے اسکے خاندان کے افراد، اسکے وکیل،

اسکے ڈاکٹر اور اسکے مذہبی پیشوائوں کا کیلے میں ملنے سے روکے یا مداخلت کرے یا اسے اسکی مذہبی عبادات وغیرہ ادا کرنے سے روکے، دن کے کسی بھی وقت یا رات کے وقت، اسے ایک ماہ سے ایک سال تک کی سزا نے قید اور 4000 روپے جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

بشرطیکہ Concerned Officer زیرِ تفہیش افراد کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کر سکتا ہے۔

حصہ چار میں جو کہ ایک دفعہ میں مشتمل ہے جس میں وکیل کی خدمات اور فیس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق ایسا جرم جس کی سزا جو کہ چنانی یا عمر قید نہ ہوان مقدمات کی فیس-/10,000 روپے تجویز کی گئی ہے اور ان جرائم جس کی سزا چنانی یا عمر قید ہے ان جرائم پر مقدمات کی فیس کی حد-/20,000 تجویز کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ وکیل جو کہ حکومت مقرر کرتی ہے اس کی فیس کی ادائیگی صوبائی یا وفاقی حکومت کرے گی اور آخر میں یہ بھی تجویز کیا گیا ہے کہ کسی وکیل کی غیر موجودگی میں کسی قسم کی بھی Custodial نہیں کرائی جا سکتی۔ Investigaiton

تبصرہ:

دستور پاکستان، پاکستان کے شہریوں کی بنیادی عزت کے ساتھ مقدمات کی پیروی کرنا اور اس کے علاوہ اس شخص کی عزت نفس،

چادر اور چار دیواری کا محافظ بھی ہے۔ ریاست پاکستان نے انسانی حقوق کے حوالے سے مختلف بین الاقوامی / Conventions

Charters پر دستخط کیے ہیں جن میں قیدیوں کے حقوق اور ان کا محافظہ کا معاہدہ بھی شامل ہے۔ مذکورہ بالا بل دراصل گرفتار شدہ اشخاص

کے حقوق کے حوالے سے کوشش ہے جس میں گرفتار شدہ شخص کے حقوق اور ان حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں سزا تجویز کی گئی ہیں۔

اس بل میں موجود تمام تجویز جو کہ زیرِ حرast فرد کے حقوق کے تحفظ کے لیے تجویز کی گئی ہیں اگر ان تمام کو الگ سے ایک

قانون بنانے کے بجائے اسے ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ (Criminal Procedure Code 1898) میں ہی تراجمم کے ذریعے شامل کیا جائے تو اس سے ملزم، استغاثہ، وکیل دفاع اور حج صحابا یعنی پورے نظام انصاف کو ہی اسے عمل میں لانا بہت آسان ہو سکتا ہے۔

اقوام متحده کے انسانی حقوق کے Convention آرٹیکل 5 میں شخص آزادی اور تحفظ کا ذکر کیا گیا ہے جس کے تحت کسی بھی شخص کو اس کی آزادی سے محروم نہیں کیا جاسکتا اور اگر اس کو کسی جرم میں گرفتار کرنا ہی ہو تو ایک قانونی طریقے کا رکم مطابق اس کو گرفتار کیا جائے اور اس کو اس کے بنیادی حقوق جیسے کہ وکیل تک رسائی، زیادہ دریتک حراست میں نہ رکھنا وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایسے شخص Fair Trial کا حق حاصل ہے۔ اس کے علاوہ دستور پاکستان کے آرٹیکل 10 میں بھی Rule Fair Trail اور CRPC میں بھی یہ کہا گیا ہے کسی بھی شخص کو خاص طور پر خواتین کو غیر معمولی حالات کے بغیر Custody میں نہیں رکھا جاسکتا اس کے علاوہ کے سیکشن 496 میں زیر حراست کے ضمانت کے حوالے سے بھی بتایا گیا ہے اور پاکستان بار کنسل فری لیگل ائڈر و نر 1999 میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ ایسے اشخاص جو کہ وکیل کا خرچ نہیں اٹھاسکتے اس کے لیے پاکستان بار کنسل اپنے خرچ پر وکیل مہیا کرے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ National Commission of Human Rights بھی قیدیوں کے حقوق کے حوالے سے اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

ان تمام باتوں کو سامنے رکھتے ہوئے مذکورہ مل ایک مناسب کوشش لگتی ہے اس مل میں وہ تمام باتیں جو مختلف قوانین میں کی گئی ہیں ان کو ایک ساتھ جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ نئے قوانین بنانے سے پہلے موجودہ قوانین پر صحیح طریقے سے عملدرآمد کیا جائے تو نئے قوانین کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اگر نئے قوانین بنانے سے زیادہ موجودہ قوانین اور قواعد و ضوابط کی خامیاں تلاش کر کے انہیں تراجمم کے ذریعے بہتر بنایا جائے تو اقوام متحده کے معاهدات کو بھی نظام میں بہتر طور سے شامل کیا جاسکے گا اور وہ پاکستانی عوام کو اجنبی محسوس نہ ہونگے۔ اسکے علاوہ اسلام بھی قیدیوں کے حقوق کا فی تفصیل سے بیان کرتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ حکومت وقت اگر پاکستانی معاشرہ اور عوام کے رو یہ اور مزاج کو سامنے رکھتے ہوئے نظام میں بہتری کی کوشش کرے تو یہ کوشش ان شاء اللہ ضرور ثمر آور ہوگی۔